بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

سودی قرضوں کی ترغیب اور اسلامی بینکاری پر اعلیٰ سطحی کمیٹی..................

آج کچھ غیر فقیہانہ سی باتیں ہوجائیں ....نوجوانانِ پاکستان خوش ہیں۔ فارم ڈاؤن لوڈ ہورہے ہیں۔ لائینیں لگی ہوئی ہیں' فارم جمع کرائے جارہے ہیں بڑا جشن ہے' بعض سیاسی لوگ مخالفت کررہے ہیں مخالفت اس بنا پر نہیں کہ یہ سودی قرضہ ہے اور اس کا حصول واستعمال حرام ہے...... بلکہ وجہِ مخالفت یہ ہے کہ جو کام ہم نہیں کرسکے وہ موجودہ حکومت کیوں کررہی ہے..... یہ عجیب حکومت ہے کہ گزشتہ دورِ اقتدار میں پیلی ٹیکسیاں اور کالی وینیں' ہرے ٹریکٹر اور لال کشتیاں دے کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا' اب کی بار آئے تو لیپ ٹاپ کا لولی پاپ دے دیا' مزید براں انرجی سیور اور زمینداروں کو سولر ٹیوب ویل دئے چلے جارہے ہیں اور اب قرضہ.....وہ بھی آسان اگرچہ آخرت میں جواب کے اعتبار سے مشکل..........ہمارے بلے بازوں کے آئی جی کو اعتراض ہے کہ یہ قرضے والا کام حکومت بلدیاتی انتخابات کے وقت ہی کیوں کررہی ہے......بعض نے اسے قبل از وقت رگنگ قرار دیا ہے.....مگر دینی سیاسی جماعتیں اور خالص مذہبی جماعتیں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اکادکا کسی کا بیان آیا بھی ہے تو مصلحت آمیزی کے ساتھ' نامی گرامی مفتیانِ کرام مہر بلب ہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی چیئر مین شپ خالی ہے ....فیڈرل شریعت کورٹ اور شریعت اپیلٹ بینچ میں نامزدگیاں ہونی باقی ہیں' بلدیاتی کونسلوں میں ٹیکنوکریٹ بھی لئے جانے ہیں اور مزید بہت کچھ ابھی تقسیم ہونا باقی ہے......اس سارے بٹوارے سے قبل کسی قسم کا کوئی فتوی تکوی ہے......اور کسی کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ خواہ مخواہ اکوائے نفس کو دعوت دے......اور پھر تقیہ تکیہ کرتا پھرے..........لہذا فی الوقت کسی استفتاء کا جواب کسی استکوی سے کم نہیں......ادھر بعض دوستوں نے منشی جی کے کان میں کہہ دیا ہے کہ بھئی ذرا

☆ اذا کان رب البیت بالدف مولعا..........فشیمۃ اھل البیت کلھم رقص ☆

سنبھل کے ایک طرف تو اسلامی بینکاری کی اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی جارہی ہے اور دوسری جانب آٹھ فی صد پر اعلانیہ سودی قرضے جاری کرنے کا کام بھی جاری ہے............

ہمیں بعض دوستوں نے فون کرکے پوچھا کہ آپ اپنے میاں صاحب کی اس نوجوان اسکیم کے بارے میں کیا کہتے ہیں' ہمارے نوجوان درخواستیں دیں یا نہ دیں؟............ہم نے کہا بھولے بادشاہو...... ہماری سرکار ببانگ دہل کہہ رہی ہے کہ آٹھ فی صد سود پر قرضہ دیا جائے گا...... ......فرمانے لگے سنا ہے کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں بعد میں سب معاف ہوجائے گا............ہم نے کہا یہ تو ایک مفروضہ ہے اور شریعت کے احکام مفروضوں پر نہیں ظاہر پر ہوتے ہیں اگر مفروضوں گمانوں اور باطن پر ہوتے تو کسی کو رمضان المبارک میں دن دہاڑے کھاتے پیتے دیکھ کر کوئی غیر مسلم خیال نہ کرتا اور چوری کرنے والے کو سزا نہ ملتی کہ اس نے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے چوری کی تھی اور نیت یہ تھی کہ جیسے ہی وہ مال دار ہوجائے گا......یتیموں فقیروں محتاجوں اور مسکینوں کا کھایا رلوٹا ہوا مال سب واپس کردے گا............اور امیروں سے معذرت کرلے گا............ایک دوست نے کہا کہ سنا ہے کہ یہ قرض اسلامی بینک جاری کریں گے...... ......ہم نے کہا خدا کے بندو اسلامی اور غیر اسلامی بینک میں تو بنیادی فرق ہی یہی ہے کہ اسلامی بینک قرض جاری نہیں کرتا نہ قرضوں کی معیشت میں جکڑے جانے کی ترغیب دے سکتا ہے...... جبکہ سودی بینک سودی اسکیموں کی ترغیب بھی دیتا ہے اور قرضوں میں جکڑنے کے لئے مارکیٹنگ کے ذریعہ خوبصورت جال بھی پھیلاتا ہے......غیر سودی ر اسلامی بینک قرض حسنہ کے سوا قرض پر کوئی رقم جاری نہیں کرسکتا اور قرض حسنہ آج تک کسی نے نہیں دیا............اس جواب پر ہمارے ایک اور سائل فرمانے لگے کہ آپ بھی عجیب ہیں نہ شریفوں سے لینے دیتے ہیں نہ میاؤں سے ....ہم نے کہا کسی شریف کے سودی قرضہ دینے سے قرضہ "قرضہ شریف" نہیں ہوجاتا ......ابھی تک فون آئے چلے جارہے ہیں کہ جی اس قرضہ کے بارے میں بتائیں............ایک نے تو جھلا کر کہا تم مولوی لوگ ہمیں قرضہ نہیں لینے دو گے پھر جب دوسرے لوگ لے لیں گے' اور

☆اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبی .... بر آورند غلامان او درخت از بیخ

اسکیم بند ہوجائے گی تو تم لوگ لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو، ٹی وی اور ٹیلی فون کی طرح اس کو بھی جائز قرار دو گے تب تک ہم نقصان اٹھا چکے ہوں گے..........ہم نے کہا جناب ہم نے کوئی فتوی تو نہیں دیا۔ صرف مسئلہ بتادیا اب ماننا نہ ماننا آپ کی مرضی ہے.....تاہم تفہیم مسئلہ میں اگر کوئی شک شبہ ہو تو روزنامہ ایکسپریس کراچی کے مفتی صاحب کو خط لکھ کر تسلی کرلو.....سود پر لیا گیا قرض اور اس سے کئے جانے والا کاروبار حرام ہی ہوگا.....اگر چہ کوئی مفتی وشیخ الحدیث، یا مرشد و پیر طریقت ہی کیوں نہ دے یا لے..... ہذا ما عندنا وعند الفقہاء و واللہ اعلم بالصواب..........

گزشتہ دنوں ہمیں اپنے ہی وطن غریب کے امیر دارالحکومت میں ایک سیمینار میں شرکت کا موقع ملا جو تعلیم کے حوالہ سے تھا اس میں اچھے خاصے تعلیم یافتہ، پڑھے لکھے اور "بولا کر" قسم کے لوگ جمع تھے.....چند ایک علماء اور علماء زادے بھی شریک تھے.....موضوع زیر بحث یہ تھا کہ سرکار نے تین ساڑھے تین سال قبل ایک بل پاس کیا تھا کہ وطن عزیز میں پہلی سے دسویں تک تعلیم لازمی اور مفت ہوگی.....مگر اس کے بعد خاموشی ہے کوئی اس مسئلہ کی جانب حکومت کو متوجہ نہیں کر رہا اگر صاحبان علم اسے اپنا مسئلہ بنالیں اور ان کے زیر اثر دینی صحافت اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے تو سیاستدانوں اور پارلیمنٹیرین کو اس طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے اور جلد ہی اس پر عمل درآمد شروع ہوجائے گا..........اسی بیٹھک میں کسی نے یہ بھی کہا کہ اس مفت تعلیم کے ضمن میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ اسکول لیول سے ہی تعلیم مخلوط ہوگی.....بچوں اور بچیوں کے الگ الگ اسکول نہیں ہوا کریں گے.....موضوع پر سیر حاصل تقاریر ہوئیں اور موضوع سے ہٹ کر بھی بہت کچھ کہا سنا گیا..........تنقید کے نام پر علماء و مدارس دینیہ کی تذلیل وتوہین کا کوئی موقع بھی یار لوگوں نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا.....اور ساتھ ہی ساتھ یہ وعظ بھی سنایا گیا کہ اپنے اندر تنقید (توہین و تذلیل) سننے کا حوصلہ پیدا کریں..........سیمنار میں ہونے والی قیل وقال اور اس کا آنکھوں دیکھا حال تو ہم انشاء اللہ آئندہ کسی وقت بیان کریں گے، مگر اسی طرح کی ایک فکری نشست کراچی میں بھی ہوچکی ہے جس میں علماء کرام نے اس تحفظ کا اظہار کیا تھا کہ یہ کہیں اتاترک والی

☆ اذا مت عطشانا فلا نزل القطر..........دنیا پس مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!

پالیسی تو نہیں کہ وہاں بھی اسی طرح کا حکم آیا تھا اور پھر تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور مدارس اسلامیہ کو اس حکم کی انی پر رکھ کر لیر کتیر کر دیا گیا تھا......اور اسی حکم کا ضابطہ نمبر ۲ جاری کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ چونکہ ایک سے سولہ سال کے بچوں کی تعلیم لازمی ہے اور مفت ہے اور اس کا اہتمام حکومت نے کرنا ہے اس لئے تمام غیر سرکاری ادارے بند کئے جاتے ہیں......اب حکومت دینی تعلیم کا انتظام بھی انہی اسکولوں میں کرے گی......پھر اس کے بعد ترکی میں دینی تعلیم کا جو حال ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ادھر ہمارے پڑوس میں بیٹھے ملتان شریف سے تشریف لائے ہوئے ایک عالم دین نے بھی اسی خدشہ کا اظہار کیا کہ علماء سے اس بل کی حمایت طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی موت کا سامان خود کریں......پہلے بل کی حمایت کر کے لازمی مفت تعلیم بذریعہ سرکار کو مانیں اور منوائیں' اور جب جاری ہو تو مدارس بند کر دیں کیونکہ ہر بچے کا تو اسکول جانا لازم ٹھہرے گا اور جب ہر بچہ اسکول جائے گا اور نہ بھیجنے پر والدین پر فی بچہ پچیس ہزار روپے جرمانہ سالانہ یا ماہانہ ہوگا تو پھر مدارس کو اپنے ہاتھ سے خود مقفل کرنا اور دینی تعلیم کا گلا گھونٹنا بدستِ اقدسِ علماءِ کرام ہی ہوگا......(اعاذ نا اللہ من ھذا الکید والقید)......ہم معزز میز بانانِ گرامی کی نیت پر شک نہیں کرتے کہ ان کے پیشِ نظر تو تعلیم کو عام کرنا کرانا ہی ہے......مگر کس تعلیم کو............؟ وہ جو ماں باپ سے بغاوت اور دین سے دوری میں کامیابیاں تلاش کرتی ہے......؟ جس کے نزدیک دین انسان کا ذاتی معاملہ ہے اور بس......؟ یا دینی و اخلاقی تعلیم کو جو ماں باپ کی قدر اور علماء کی عزت کرنا سکھاتی ہے......

مجلّہ فقہ اسلامی کے لئے اہلِ علم وقلم سے مقالات ومضامین کی صورت میں تعاون کی اپیل ہے......صرف اور صرف فقہ المعاملات سے متعلق موضوعات پر لکھے گئے مضامین ومقالات ہی ارسال کئے جائیں۔(مجلس ادارت)

☆......پس از من گو جہان را آب گیرد......☆